کشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

اور ہر سال میں چار چلے کھینچے اور ہر چلہ میں حقائق کے علوم کی باریکیوں میں ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اسی کے زمانہ میں ایک عالم بنام محمد بن زکریا پارس میں رہتا تھا اس نے کبھی گودڑی نہیں پہنی تھی۔ شیخ محمد بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ گودڑی پہننے کی شرط کیا ہے اور گودڑی پہننا کس کو واجب ہے آپ نے فرمایا کہ گودڑی کی شرط وہی ہے جو کہ محمد بن زکریا سفید پیراہن میں بجالائے ہیں اور اس پیراہن کا رکھنا بھی اس کے لئے واجب ہے۔

فصل دوسری لیکن اس گروہ کی عادت کا چھوڑنا ان کے راستہ کی شرط نہیں اور جو اس وقت پشم کا لباس کم پہنتے ہیں اس کی دو وجہیں ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ چوں کہ چارپائے اکثر گندی جگہوں پر بیٹھتے ہیں لہذا ان کی پشم بھی خراب ہو جاتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پشم کا لباس پہننا بدعتیوں نے اختیار کر لیا ہے اور بدعتیوں کی مخالفت سے اگرچہ سنت کی مخالفت لازم آوے تاہم ان کی مخالفت بہتر ہے، لیکن اس کے سینے میں انہوں نے تکلف اسلئے روا رکھا ہے تاکہ ان کا مرتبہ مخلوقات میں بڑا ہو اور ہر ایک نے اپنے آپ کو ان کی مثل کر لیا اور گودڑی پہن لی اور نامناسب کام ان سے ظہور میں آئے اور خاص صوفیوں کو جب اپنے مخالفوں کی صحبت سے رنج ہوا تو انہوں نے سلائی میں ایسی زینت پیدا فرمائی کہ ان کے سوا کوئی شخص سینا نہیں جانتا اور اس گدڑی کو ایک دوسرے کی شناخت کا یہاں تک نشان بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک درویش ایک شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے جو گودڑی پہنی ہوئی تھی اس پر چوڑے خطوط کھچے ہوئے تھے اس شیخ نے اس کو اپنی مجلس سے علیحدہ کر دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مزاج کا لطف اور طبیعت کی مفارقت اصل ہے اور بالضرور عمدہ طبیعت میں کجی نہ ہوگی جیسا کہ خراب شعر طبیعت کو اچھا نہیں لگتا ویسے ہی نادرست کو طبیعت قبول نہیں کرتی اور پھر ایک گروہ ایسا ہے کہ وہ لباس کے ہونے یا نہ ہونے میں بھی تکلف سے کام نہیں لیتا۔ جیسا ملا ویسا ہی پہن لیا۔ اگر ایک وقت میں ان کو قبا ملی تو وہی پہن لی اور اگر گودڑی ملی تو اسی کو پہن لیا اور اگر لباس نہ ملا تو ننگے ہی وقت گذار لیا اور میں جو علی بیٹا عثمان جلالی کا ہوں میں اسی طریقہ کو پسند خاطر رکھتا ہوں۔ اور میں نے اپنے سفروں میں ایسا ہی کیا ہے۔ اور بزرگوں کی حکایتوں میں ہے کہ جب احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی

زیارت کے لئے آیا تو قبا پہنے ہوئے تھا۔ اور جب شاہ ابن شجاع کہ اللہ کی اس پر رحمت ہو ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آیا تو وہ بھی قبا پوش تھا اور ان صاحبوں کا کوئی لباس متعینہ نہ تھا بعض وقت گودڑی اوڑھ لیتے تھے اور بعض وقت پشم کا لباس اور بعض وقت پیراہن سفید پہن لیا کرتے تھے۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ جیسا مل جاتا ویسا ہی زیب تن فرما لیتے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ آدمی کا نفس عادت پکڑنے والا ہے اور عادت ہی کے ساتھ اس کو محبت ہوتی ہے جب کوئی چیز اس کی عادت میں خو پکڑ جاتی ہے تو وہ بذات خود ایک دوسری طبیعت ہو جاتی ہے اور جب وہ طبیعت ہو جاتی ہے تب وہ حجاب بن جاتی ہے اور اسی وجہ سے تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصِّیَامِ صَوْمُ اَخِیْ دَاؤدُ عَلَیْہِ السَّلَام یعنی سب روزوں سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ اس کی کیا کیفیت ہے فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک روز نہیں رکھتے تھے تاکہ نفس کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی خو نہ ہو جائے تاکہ وہ بسبب اس کے محجوب نہ ہو جائے۔ اور اس معنی میں ابو حامد دوستانے مروزی بہت اچھے ثابت ہوئے کہ آپ کے مرید آپ کو جو کپڑا پہنا دیتے آپ پہن لیتے اور جب کبھی ان کو ضرورت ہوتی تو اتار کر بھی لیجاتے مگر آپ نہ تو پہنانے والوں پر اعتراض کرتے کہ مجھے کیوں پہنایا ہے ہوا اور نہ ہی اتارنے والوں سے پوچھتے کہ تم کیوں اتار رہے ہو اور ہمارے اس زمانے میں بھی ایک پیر غزنی شہر میں موجود ہے اللہ عزوجل جمیع آفتوں سے اس کو محفوظ رکھے آپ کا لقب موید ہے آپ بھی لباس کے اختیار کرنے میں کوئی تمیز نہیں رکھتے۔ اور اس مرتبہ و درجہ میں رہنا بہت اچھا ہے۔ اور بہت سے اصحاب لباس نیلگوں پہنتے ہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ یہ اصحاب سفر کثرت سے کرتے ہیں اور لباس نیلگوں جلد دھونے کے قابل نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر ایک شخص اس کے کھینچ لینے کی طمع رکھتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیلگوں لباس ماتم اور مصیبت کا نشان ہوتا ہے اور دنیا محنت اور مصیبت اور غم کا گھر ہے اور یہ سراپا فراق اور مصیبتوں کا گہوارہ ہے اور مریدان مخلص کا جب دنیا میں مقصود حاصل نہیں ہوتا تو بوجہ سوگ وصال کے نیلگوں لباس پہن لیتے ہیں اور دوسرا اگر وہ معاملہ میں سوا قصور ہو جانے کے کچھ نہیں دیکھتا۔ اور دل میں بھی ماسوا